

الصلوة عماد الدين

الحمد لله والمنت كما يحه رساله راعه وعجاله نافعه ورباب ادا نماز قوت
واجبیه ویکر مسائل متعلقه ضروریه بعد استفا حضرت عالی در جامه لاناو

مجتهد العصر والزمان حجت آرا مگاه سلطه العلماء جناب سید ممتاز العلماء مد ظله العاموسوم

ارشاد المصلي

تصنيفا جناب عالم عامل فاضل کامل مولو مرزا باقر علی صبا دام طلبه حبه حشرایش

حامی بن رسول الثقلین جناب سید احمد حسین صاحب اکثر استنثت جہانسی رئیس کربلا مطبع احمد

جہا پاکیا اور صنام صوت نصف فرمہ مطبوعہ بارواح الدین مرحومہ منقوہ اپنی کیف

سوفین پر فرمایا اور رساله جاد قفی پر علا وقف طبع کردی جو سوین اس سال مستفصون

ارواح مرحومہ کو بدعا مغفرت اور خمس سوبق الذکر کو بصحت جہا دور از ہی عمر یاد فرماون

مطبع احمدی واقع کربلا مطبع احمدی واقع کربلا مطبع احمدی واقع کربلا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله العلي الاعلى والصلوة والسلام على رسول الله محمد المصطفى وآله الطيبين الطاهرين
الذين ما ابدنهم رضائهم حق في عيون انوار درمیں صلوات اللہ علیہم اجمعین پر بہرین اور بہترین ہے
کہ عارستوں کی دین کی اور گنہگاروں کی ایمان کی بہتر ہے سب عبادت افضل ہے تمامی طاعات سے
اقرب طریق ہے واسطے حصول قریب الہی کے اعظم وسیلہ ہے واسطے استحصال سعادت غیر متناہی کے
نصاب کتاب جس خیر سے بندہ سوال کیا جاوے گا وہ نازیبہ خالق ملکات ہے اور وہ اس نے
کے اور ملک عدم سے شہرستان پر درمیں نہیں لایا مگر واسطے طاعت اور عبادت سے
احصا کہ فرمایا کہ اخلقتم البریہ الا انزلنا علیہم لوان درم گشتیگان قیہہ عیالت اور نوا و اطفال راہ عبادت
ہدایت اور رہائی اور تعلیم پر توجہ عبادت اور غفلت خدائی کے لئے ازراہ بندہ نوازی اور انعام عام انبیا
اور رسل بھیجے اور بواسطت ذوات تدبیرہ ایہ حضرات کی طرفہ صورت و صلوات اور عبادات کو سکھلایا
تو ابین خدا و رسول اور پیروان سے پہلے پر واجب لازم کہ نازیبہ کسی حال میں اہمال نہ کریں اور اس کو
حرک کر کے خسارہ دنیا والاخرتہ کا بسبب نہایت حد و بیش بہا بیان عین کے زمین اور اگر عیال ناگونی
نماز کسی سبب تقنا ہر جا تو عبادت کے اور اگر خدا رک کریں اس واسطے کہ معلوم نہیں کہ موت کس وقت آجائے
اور دنیا سے کب چلا جائے اپنا عبادت کو اور اگر کسی جا کرا لیکر اکثر آدمی علم بہرہ اور مسائل
تقیہہ سے نصیہ نہیں دیکھتے اور یہ بیگمانی اور امان عبادت و نیوید اور افعال نمودار کے صحبت عالم

MAAB 131

maablib.org

عالم فاضل فقہیہ کی نصیب نہیں ہوتی تاکہ مسائل فروری صوم و صلوات کو سنکر یاد کریں اور یہ سب کچھ
یہ رسالہ قضاء طریقہ نماز، نوات میں بزبان ہندی بارشاد فیض بنیاد جہان متاع سلالہ دودان تفسوی
علاوہ دودان مصطفوی شیرازہ اور اقلت و دین باعث رواج احکام سید المرسلین محمد صبر سخاوت
مقبول پارگاہ رب و دود محلی بزبور اخلاق محلی از صفات ذمیرہ قد و ضد و نفاق درۃ النج امر از ان
سر آمد رؤسا جہان آسان صفت و تمکین فلک و جاہت و تزمین مشیدہ سبانی نصفت و عدالت مزین
و سادہ دولت و کنت حاجت روا محتاجین بجا و ما و اساکین غریب نواز مؤمنین پرور جناب
سید کفایت علی صاحب ابن سید المہم بخش محرم و مغفور لازالت رایات دولتہ رافعہ و اعلام انفا
مرتفعہ کہ جنکی سخاوت کا آوازہ اور دود ہش کا شجرہ الکاف عالم اور افراد بنی آدم میں ایسا پہنچا
کہ اگر حاتم طائی زندہ ہوتا تو نقاب انفعال بونہ پر ڈال کر وادی گمنامی میں چھپ رہتا اور صفت عدالت
یہ منصف ہیں کہ رو برو اور ان کے نوشتروان عاقل بھی اگر بے بعد التی لقب ہو تو بجا

پر معاصی باقر علی ابن آغا علی و ہوی غفر اللہ لہما کثرین تلمیذان جناب قدسی

ائمہ طاہرین خلاصہ احفا و جناب معصومین عالم بنیل فاضل جلیل مروج لت بیگانہ

ناشر مذہب حبضری جامع معقول و مستقول عادی فروع و اصول سر آمد کملای و ہرستند علما عصر القاری
العدیم الحدیل الکامل فی فن التجوید و التریل لا ینظر فی الفضل و الکمال و لا یقابل فی القرارۃ و لالہ
مشال المولی الاشراف الاقدس جناب مافظ قاری مولوی سید حبضری علی صاحب اوام تہذیب طلال حلال
روس المؤمنین و فیوض ہدایتہ علی المخلوقین نیے کتب فقہیہ مثل شرایع الاسلام اور حدیث المتقین و غیرہ
یہ مسائل قضاء نماز نوات کے التقاط اور استنباط کر کے لکھا تا برادران ایمانی اس سے ہدایت پاویں
اور اس گناہ گار اور جناب محمد و حسین کو بدعا خیر یا د فرمادیں اور چونکہ باوجود مجتہد المہم کی عمل نماوی
علما کا ناضیہ پر بموجب قول اذامات المفتری مات الفتوی کے درست نہیں لہذا ان مسائل کو قالب

استفتائیں لاکر اور نظر اقدس جناب سلطان العلماء مولانا سید محمد صاحب مجتہد العصر والزمان امام
 اقبال اور ممتاز العلماء جناب سید محمد تقی صاحب دہشت افشاہ سے گزران کر نثرین بدتخط اور مذہب
 جو اہر کر ایسا پس حسن سئلہ میں راہ ان ذوات اقدس کے علیا ماننیہ سے خلاف پائی او سکو لکھد یا اور
 حسین اتفاق پایا او سکو چھوڑ دیا اور نام اس سالہ کا ارشاد والمصلیٰ کھا اور اسکو ایک مقدمہ
 اور کئی فصلوں اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا و ات دلی التوفیق علی لاتمام مقدماتہ مع بیان
 عقاب تارکین صوم و صلواتہ کے جان تو ای نفس امارہ اور ای سرکش و آوارہ کہ کس قدر تجہیر خالق
 کون و مکان اور موجود کن مکان کا احسان اور انعام ہے کہ تجھے زمرة اشرف مخلوقات اور اعلا
 موجودات میں کہ عبارت بنی نوع انسان سے ہے پیا کیا اور خلعت گران بہا و لقد کرمتنا
 بنی آدم کے ساتھ مشرف کر کر اور جوہر گران ہا عقل عنایت فرما کر جلد حیوانات سے ممتاز
 کر اور تیری احسن صورت خلقت تیری خوش نما تر بنائی اور پھر تیری ہدایت اور رہنمائی کے لیے
 بھیجے اور اپنی مخلوقات کو تیری عیش و عشرت اور آرام و رحمت کے واسطے تابعدار
 اور سخرمان بردار کیا پس یہاں واسطے ہے کہ تا تو بفرغ بال اور اطمینان کمال سے اوکی
 عبادت اور طاعت میں مشغول و مصروف رہے **لنظن** ابرو بادوسہ و خورشید فلک کاراند
 تا تو مان بکف آری و بخلت نخوری ہمہ از بھرتو گشتہ و فرمان بردار ہر شرط
 انصاف نباشد کہ تو سخرمان نہ بری ہو پس کمال تھمنہ اور عنایت تاسف ہے کہ ایسے خالق
 مالک رازق منعم محسن کا شکر یہ بیان لایئے اور در رکعت نماز پڑھنے میں جان جرائی اور ہر وقت
 او سکا ذوق عنایت کیا ہوا کھائیے اور پھر او سکا کفران نمت فرمائیے اور یہ خیال نئے کہ موت
 سر پر کھڑی ہے مظنہ اہل ہر گھڑی یہ منزل آخرت بڑی کڑی ہے کمال عقل ہے و ورا اور
 بیدار شعور ہے کہ آدمی ایادہ سفر دور و دراز کار کھتا ہوا اور کچھ ساز و سامان اور زادا و در

نکریے اور تھی دست خالی کیسہ عازم سفر کا ہو پس ایسے نادان اس زندگی دور روزہ اور حیات ستار کو
 غنیمت جان اور یہاں سفر آخرت ہو اور کوئی دم علانیہ دنیوی اور خواہش نفسانی کو اپنے سے دور
 کر کہ خدا کی طرف توجہ فرما اور فریضہ شیطان ملعون کا کہنا کہ جو وقت اجل تیری آجائیگی اور سوقت
 آنکہہ تیری کھل جائیگی اور پھر امنوس اور حسرت کہہ کام نہ آئیگا بجز اعمال حسنہ اور صوم و صلوات
 اور دعا و دہش کی کہ چھ لہبتہ اور سوقت تیرے کام آئیں گی اور عذاب سے بچائیں گے اس واسطے
 کہ دنیا مزرعہ آخرت ہے پس جیسا کہ بھان تخم پوجائیگا ویسا ہی دس کا ترہ و مان پائیگا اور دیکھ
 ای غافل کہ کس قدر آیات اور احادیث عقاب تارک صوم و صلوات میں دار و دہن تو اون کو دیکھ
 اور خوف کر خدا کا اور خیال میں لا حال قبر اور سوال نکیرین اور ہول قیامت اور آتش جہنم کو جیسا کہ
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشًا
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ إِنَّ السَّ
 اتَّتْ آيَاتِنَا فَتَنَّا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنشىٰ بَعْضِنِي بَعْضًا فَتَنَّا كَمَا تَنىٰ كَمَا تَنىٰ كَمَا تَنىٰ كَمَا تَنىٰ

ذکر سے اور مجھے یاد نہ کریے اور نماز و روزہ ترک کریے واسطے اوسکے یہ سعادت تنگ اور
 اوٹھائیں گے اوسکو ہم قیامت کے دن انڈا کہ سوائے جہنم اور عذاب خدا کے کسی خبر کو نہ دیکھے
 پس کہے گا وہ شخص کہ ابے رب میرے کسو واسطے اوٹھایا مجھے تو نے انڈا مالاکہ تھا میں دنیا میں سینا
 کیے گا خدا تعالیٰ اوسکے جواب میں کہ ایسا ہی تھا فعل تیرا آمین تیرے پاس آیات ہماری پس ترک کیا
 تو نے اون کو اور جیسا کہ ترک کیا تو نے آیات ہمارے کسو واسطے آج کے دن ہو لایا گیا تو یعنی عذاب
 ابدی میں گرفتار رہنا اور محمد بن یعقوب کلینی نے کافی میں ماہد بن وہب سے روایت کی ہے
 وہ کہتا ہے کہ ایک روز میں نے جناب امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی عبادت
 ناظر ہے کہ جسکی جہت سے بند کو قرب الہی حاصل ہوتا ہے اور وہ خدا کے نزدیک محبوب ہے

فَرَأَى مَا أَعْلَمَ شَيْئًا بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ أَفْضَلَ مِنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ لَيْسَ فِيهَا مِنْ جَانِبَيْنِ

کسی چیز کو بعد معرفت خدا کے کہ افضل ہو ناز سے اور بھی جان ثعلب سے روایت ہے وہ کہتا ہے

کہ ایک بار جناب امام حق ناطق امام حنفی صاویق علیہ السلام نے فریضہ مغرب میں مع نوافل ادا فرمایا کہ

ارشاد کیا کہ ایسے اذان ہلکے الصلوٰۃ الخمس المفروضات من أقامهن وحافظ

على مواعيتهم لقي الله يوم القيمة وله عند الله عهد يدخله به الجنة و

من لم يصليهن لم يحافظ عليهن فذالك اليه ان شاء عقر له

و ان شاء عذابه یعنی یہ میں نماز خمسہ واجبہ جس شخص نے قائم رکھا انکو ان کی اوقات

میں یعنی اپنے وقتوں میں انکو بجالایا اور محافظت کی انکی اوقات کی ملاقات کرے گا روز قیامت

اوس حال میں کہ اوسکے واسطے نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک عہد ہو گا کہ داخل کرے گا خدا اوسکو سبب

کے جنت میں اور جس شخص نے کہ ادا کیا انکو اون کی اوقات میں اور محافظت نہ کی اوسکے

کا محول ہے طرف خدا کے اگر چاہے اپنے فضل سے اوسے بخش دے اور اگر چاہے

الاعمال عدا ہے اوسکو عذاب کرے اور بھی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ من اقام الصلوٰۃ الخمس واجتنب اللبائى السبع نودي يوم القيمة يدخل

الجنة من أي باب شاء قال رجل للراوي اللبائى السبع هل سمعتهن

من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما هي قال نعم الشرك بالله وعقوق

الوالدين وقتل المؤمنات والقتل بغير الحق والفرار من الذحف و

أكل مال اليتيم والزنا يعني جس شخص نے قائم رکھا پانچوں نمازوں کو اور پرہیز کیا

کبار سبقت گا دے پکارا جائیگا قیامت کے دن کہ داخل ہو جنت میں جس دروازے سے کہ چاہے

ایک شخص نے راوی پوچھا کہ اتوں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ وہ ساتوں گناہ کبیرہ کو سے نہیں

اوسنے کہا کہ ان ایک شکرک سات خدا کے ووسترا عقوق والدین قسیرا عیبانا
 زنا پاک امن کو چوتھا قتل بفریق پانچواں سزا جہاد پر سے چھٹا کھانا مال قسیرا
 ساتواں زنا اور بھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ترک کرنا
 ترک صلوٰۃ معتمد افقد ہدام دینہ ومن ترک اوقاتہ ایدخلہ اللہ
 والویل وادی جہنم لما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ ارایت فویل للمصلین الذین
 ہم عن صلوٰتہم ساھون یعنی نماز ستوں سے دین کی جس شخص نے ترک کیا نماز کو عمداً
 پس تحقیق سہدم کیا اپنے دین کو اور جس شخص نے ترک کیا اون کی اوقات کو داخل کر گیا خدا
 اونکو ویل میں اور ویل ایک جگہ ہے جہنم میں جیسا کہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ سورہ ارایت
 میں کہ ویل سے واسطے اون مصلیوں کے کہ اپنی نماز دن کو فراموش کر نیوالے ہیں غرض کہ اس باب
 میں بشمار حدیثین وارد ہیں کہ یہ رسالہ اون سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں رکھتا قصداً
 بیج بیان اسباب فوت اور قضا ہونے نماز کے پس جانا چاہیے کہ اسباب فوت
 دو طرح پر ہیں کہ ایک وہ ہیں کہ جنکے سبب قضا نماز کے ذمہ سے مکلف کے ساقط ہوتی ہے
 اور دوسرے وہ ہیں کہ جنکے سبب قضا نماز کی واجب ہوتی ہے پس اول وہ سات سبب ہیں
 اول صغر یعنی جو نمازین کہ قبل بلوغ نہیں پڑھیں وہ بعد بلوغ ذمہ شخص سے ساقط ہیں و ہر
 جنون یعنی مجنون کو اگر جنون سے افاقہ حاصل ہو تو قضا کے نماز فوات ایام جنون کی اور
 ذمہ سے ساقط ہے اور کھا گیا ہے کہ ان دونوں صورتوں میں سب کا اتفاق ہے پیسے
 اغما یعنی بیہوشی پس اگر کوئی شخص بیہوش ہو جائے ایسے سبب سے کہ وہ سبب اسکے اختیار
 میں نہ تھا اور تمام زمانہ نماز کا حالت بیہوشی میں گذر جائے تو بعد ہوش ہونے کے اکثر علماء کے
 نزدیک نماز فوات کو قضا نہ کر گیا کہ وہ اسکے ذمہ سے ساقط ہے مگر بعض علماء کے نزدیک قضا

اسکی لازم ہے اور جناب ممتاز العلماء دام اقبال کے نزدیک ہی احتیاطاً قضا اسکی لازم ہے
 چوتھے حیض و نفاس کے ذمہ حایض اور نفاسی قضا نماز فوات ایام حیض و نفاس کی ساقط
 ہے اور ایسے ہی کھا گیا ہے کہ اگر کسی عورت نے واسطے لا حیض کے دو ایام حیض لی اور
 اتفاقاً حمل اسکا ساقط ہو گیا اور خون جینے کا دیکھا تو وہ بھی صاحب نفاس ہوگی اور قضا
 نماز ہیے فوات ایام نفاس کی اوسکے ذمہ پر واجب ہوگی چھٹے کفر اصلی یعنی اگر کافر
 اسلام لائے تو قضا نمازوں ایام کفر کی اوسکے ذمہ ساقط ہے مگر مرد کہ اوسپر قضا
 نمازوں ایام ارتداد کی واجب ہے اور باقی فرقہ مسلمانوں کے کہ جو محکوم بکفر ہیں اور سرقہ
 مخالف یعنی اہل تسنن اوان کا یہ حکم ہے کہ جب یہ لوگ ایمان لائیں گے تو جو نمازین کہ موافق
 معتقدات اپنے مذہب کے صحیح بجالائے ہوں گے تو اوان کی قضا ضرور نہیں ساتویں
 عدم تکلیف یعنی قدرت نہ کہنا کرنے پر اوس چیز کے کہ جس چیز سے نماز مباح ہوتی ہے مثلاً اسکے
 ایاتیم کسی سبب سے نکر کے تو احوط یہ ہے کہ نمازیہ طہارت پڑھ لیا مگر بعض کے
 یہ اوان نمازوں کی قضا ساقط ہے اور بعض کے نزدیک قول بوجوب قضا بعد حصول تکلیف
 سے نہیں اور جناب سلطان العلماء و ممتاز العلماء دام اقبال ہما کے نزدیک اس صورت
 میں بعد تکلیف سے پائے جانے خاک یا آب کے احتیاطاً قضا اوس نماز کی ہے فقط اور
 ماسوائے ان صورتوں کے قضا واجب ہے مثلاً اسکے کہ اگر نماز واجبیہ میں ساتھ کسی فریضہ
 کے خلل کیا عمداً یا سہواً تو قضا اوس نماز کی واجب ہے اور ایسے ہی اگر کوئی شخص اسقدر سویا
 نام وقت نماز کا اوسکے سوئے میں گذر گیا تو بعد جاگنے کے نماز قضا کر گیا یا مکلف نے کوئی
 چیز منستی عمداً کہا لی اور عقل اوسکی زائل ہو گئی یا نیند نے بے نشہ کے اوسپر غلبہ کیا اور وقت
 نماز کا اسی حال میں گذر گیا تو بعد ہوش میں آنے کے نماز قضا کی قضا کر گیا اور جو اگر کوئی

غذا سینے کھائی اور پھینک جانتا تھا کہ پھینکنا غذا بیہوشی لانی والی ہے اور وہ غذا اوسکو بیہوشی
 لائی اور نماز کا وقت حالت بیہوشی میں گذر گیا تو اوس نماز کی قضا کر گیا اور جو اگر پھینک جانتا تھا
 کہ یہ غذا موجب اغما یعنی بیہوشی کی ہے اور جا کر اوسکو کھایا اور بیہوش ہو گیا اور نماز کا
 وقت حالت بیہوشی میں گذر گیا تو اس صورت میں نماز قانت کی قضا کر گیا جو با فصل
 دوسری بیچ بیان کیفیت قضا نمازوں کے ادا کرنے میں۔ جانتا چاہیے کہ
 قضا نماز واجب کی واجب اور قضا نماز سنت کی سنت ہے پس اگر سنت موقت فوت
 ہوئی تو قضا اوسکی ہو کہ وہ ہے بشرطیکہ کسی بیماری میں عقل سے فوت نہ ہوئی ہو والا
 سنت غیر موکدہ ہے اور جو اگر نماز نایب فوت واجبہ میں تو اوسکی کوئی صورت میں
 اول یہ کہ اگر ایک نماز اس سے فوت ہوئی اور پھر بھول گیا کہ وہ کونسی نماز ہے
 پانچون نمازوں میں سے تو اس طرح اوسکو ادا کر گیا کہ ایک نماز صبح کی اور ایک مغرب کی
 اور ایک چور کعتی پڑھ گیا اور اس چور کعتی کو مرد و کر گیا درمیان ظہر اور عصر اور عشا
 کر گیا کہ اگر ظہر کی نماز قضا ہوئی ہے تو یہ نماز عوضا اسکے ہے اور جو عصر کی قضا ہوئی
 ہے تو پھر عوضا اسکے ہے اور جو عشا کی قضا ہوئی ہے تو یہ عوضا اسکے ہے بشرطیکہ
 نماز حاضرین قضا ہوئی ہو اور جو اگر سفر میں قضا ہوئی ہے تو ایک نماز مغرب کی پڑھ گیا
 اور ایک دو رکعتی اور اس دو رکعتی کو مرد و کر گیا درمیان صبح اور ظہر اور عصر اور عشا کے
 اور اگر پھینک گیا کہ یہ نماز سفر میں قضا ہوئی ہے یا حاضرین تو تین نمازین پڑھ گیا ایک
 دو رکعتی اور تردید کر گیا اوسکو درمیان چار نمازوں کے کہ جو مذکور ہو میں بطور مذکور
 اور دوسری چور کعتی اور تردید کر گیا اوسکو درمیان تین نمازوں کے یعنی ظہر اور عصر
 اور عشا میں اور ایک مغرب کے پڑھ گیا اور جناب ممتاز العلماء فرماتے ہیں کہ دو رکعتی اور

چور کعتی میں مختار ہے درمیان چہر اور اخفات کے اور احوط یہ ہے کہ دو رکعت بچہ اور دو رکعت
 باخفات پڑھے بقصد ما فی الذمہ اور تین رکعت بقصد مغرب اور چار رکعت بقصد عشا اور
 جو اگر ایک نماز پانچ نمازوں میں سے مکرر فوت ہوئی ہو تو مکرر اس طرح پر قضا کر گیا یا یقین یا
 گمان اور ان کی ادا کا ہو جائے حاصل یہ ہے کہ اگر حضرین مکرر فوت ہوئی ہے تو نماز حضری کو
 مکرر قضا کر گیا اور جو سفر میں مکرر قضا ہوئی ہے تو نماز سفری کو مکرر قضا کر گیا اور جو شک ہو
 کہ یہ نماز حضرین زیادہ قضا ہوئی ہے یا سفر میں تو نماز صبح یا مغرب کی مکرر پڑھ گیا اور تردد
 کر گیا درمیان سفر اور حضر کے اور چور کعتی میں سے جو نسبی قضا ہوئی ہو تو ایک چور کعتی مکرر پڑھ گیا
 اور ایک وہی دو رکعتی کو مکرر پڑھ گیا صورت دوسری یہ ہے کہ کسی سے نماز یوسبہ بہت
 سی فوت ہوئی ہوں اور جس ترتیب پر کہ فوت ہوئی ہیں وہ ترتیب اور سکویا ہو تو اسی ترتیب پر دونوں کو
 قضا کر گیا وجوہاً مثلاً ایک دن کی پانچوں نمازین اور سب سے ترک ہو میں تو پچھلے نماز
 ظہر کی پھر عصر کی پھر مغرب کی پھر عشا کی پڑھ گیا اور جو اس طرح یعنی مقدم کو
 مقدم اور موخر کو موخر پڑھ گیا تو صحیح نہوگی اور اگر مثلاً ترتیب بھول گیا اور باوٹھن
 سے پہلے کوئی فوت ہوئی ہے اور پچھلے کوئی مگر تقد اور ان کا یا وہی ہے تو چاہیے کہ
 اس طرح پرا داکریے کہ ترتیب حاصل ہو جائے مثلاً جس وقت کہ نماز ظہر اور عصر کی اول
 فوت ہوئی ہوں اور یہ نہیں جانتا کہ پچھلے دن کی ظہر فوت ہوئی ہے یا عصر تو طریقہ اولیٰ
 پڑھنے کا یہ ہے کہ ایک نماز ظہر کی پڑھ گیا اور پھر عصر کی اور پھر ظہر کی یعنی عصر کو درمیان
 دو ظہروں کے کر گیا یا بالعکس یعنی دو عصروں میں ایک ظہر کو کر گیا اور جو ان کے ساتھ
 نماز مغرب کی ہی فوت ہوئی ہو تو اول ظہر کو اور عصر کو اور پھر ظہر کو ایک بار پڑھ گیا اور پھر
 مغرب کی اور پھر دوسری دفعہ اول تینوں نمازوں کو پڑھ گیا اور جو نماز عشا کی پہلے کے

ساتھ فوت ہوئی ہو تو پھیلے اون کے ساتھ نمازون کو بہ ترتیب مذکور پڑھکا اور بعد اسکے
 نماز عشا کو پڑھکا اور پھر بارہ اون ساتون نمازون کو بہ ترتیب سطور پڑھکا اور جو اگر نماز صبح
 کی یہی ان کے ساتھ فوت ہوئی ہو تو پھیلے اون پندرہ نمازون کو بہ ترتیب مذکور پڑھکا اور
 پھر نماز صبح کی پڑھکا اور پھر دو بارہ اون پندرہ نمازون کو پڑھکا پس اس طرح ترتیب حاصل
 ہو جائیگی اور بعض نے یہ سنرایا ہے کہ اگر ہر اسطر ہر نماز کے ایک ایک روز کی نماز
 قضا کرے تو یہ بھی ظاہر کافی ہو جائیگی اور جو اس طرح پر قضا کرے کہ مثلاً پانچ نمازین
 قضا ہوئیں تو ابتدا کرے نماز صبح سے اور چار دن کی نماز پڑھے اور پھر ختم کرے
 نماز صبح پڑھنے تو پس ان چار دن کی نماز اور ایک وقت کی نمازین ترتیب حاصل ہو جائیگی
 اور ایسے ہی اگر اس سے دس نمازین فوت ہوئیں تو نوروز کی بہ ترتیب پورے پڑھکا اور
 پھر ایک نماز صبح یا جس سے شروع کیا ہے اس پر تمام کر گیا اور جناب ممتاز العلماء استد
 تقی صاحب دام اللہ اقبال فرماتے ہیں کہ صورت مرقومہ میں ظہر سے چارے
 اور چاہے عصر سے اور جب قدر فوت ہوئی ہوں اور سیکر پڑھے اور بعد اسکے جس سے
 شروع کیا او سے آخر ایک مرتبہ پڑھے اور اگر مرتب اور عشا ہی فوت ہوئی ہے تو
 اس طرح ایک نماز سے شروع کرے اور جب قدر فوت ہوئی اسی قدر پڑھے
 اور بعد اسکے جس سے شروع کیا ہے اسی سے آخر ایک مرتبہ پڑھے تا ترتیب حاصل
 ہو پس یہ تو وہ صورت ہے کہ عدد نماز ناب فوات یاد تھا اور ترتیب بھول گیا تھا
 اور جو نقد وہی بھول گیا ہو اور ترتیب ہی بھول گیا ہو یعنی یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی ترک ہوئی
 ہیں اور کس کس وقت کی ترک ہوئی ہیں اس صورت میں ایک جم غفیر علما کا اس طرف کیا ہے
 کہ جب سے اس شخص کو کہ اس قدر نمازین پڑھے کہ یقین ہو جائے کہ اس سے زیادہ

قضا نہیں ہوئیں مگر یہ ترتیب یومیہ پڑھے یعنی نماز صبح سے شروع کیا کرے اور عشا پر
 تمام کیا کرے اور یہ نکرے کہ مثلاً اسکو منظور ہو کہ دن کی ہر روز نماز قضا پڑھے
 تو مثلاً دن نماز صبح کی برابر پڑھے اور پھر دس ظہر کی اور جو اس طرح پڑھیں گا تو نماز صبح نہ ہوگی
 اور چونکہ یہ یاد نہیں کہ کس وقت سے زت ہوئی ہے تو جناب سلطان العلماء فرماتے ہیں
 کہ اس صورت میں ہر نماز میں پڑھے کہ مطلقاً برائے ذمہ کا ہو جائے اور اس صورت میں
 اگر ترتیب یاد نہیں اور تکرار میں نمازوں متعدد کے ہرج لازم آتا ہے تو ترتیب سے قضا ہوگی
 اور جناب ممتاز العلماء ہی غنیہ السالکین میں فرماتے ہیں کہ جب معلوم نہ ہو کہ اول کونسی نماز فوت
 ہوئی ہے تو واسطے رعایت ترتیب کے پانچ نمازین یعنی ایک دن کی نماز زیادہ اس سے
 کہ اس کے ذمہ پر ہیں بجالیے اور اگر اتنا نماز قضا میں اسکو یاد آئے کہ اس کے اوپر
 کسی میرے ذمہ پر قضا ہے تو نیت اس نماز کی طرف پیردے اگر وقت عدول کا باقی
 ہے کہ نماز ظہر کی قضا پڑھتا تھا اور اتنا نماز میں یاد آیا کہ صبح کی نماز میرے ذمہ پر قضا
 ہے لہذا اگر تیسری رکعت کے رکوع میں نہیں کیا تو نیت اسکی طرف پیردے اور قصد کرے
 نماز صبح کا اور نماز صبح کی تمام کر کر پھر ظہر کی پڑھے اور اگر رکوع میں چلا گیا ہے تو اسکو
 تمام کر لے اور بعد اسکے صبح کی پڑھے اور پھر احتیاطاً ظہر کی پڑھے اور نیت احتیاط کی
 کرے مگر جناب سلطان العلماء اور ممتاز العلماء دام اقبالہا کے نزدیک ترتیب اس صورت میں
 ساقط ہے اور اعادہ ظہر کا لازم نہیں اور اگر کسی سے نمازین سفر اور حضر میں بہت سی
 ترک ہوئی ہوں اور یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی سفر میں قضا ہوئی ہیں اور کتنی حضر میں تو اسکو چاہئے
 کہ ہر چار رکعتی کی ساتھ دو رکعتی بھی ضم کیا کرے **فائدہ** بعض علما کے نزدیک یہ ہے
 کہ اگر مکلف کے ذمہ پر نمازین قضا ہوں تو نماز ناسنتی اور نوافل نہ پڑھے جب تک

قضا کو ادا نہ کرے اور نماز حاضرہ اول وقت نہ پڑھے بلکہ مشغول رہے قضا کے نماز
 نوات میں تا اینکہ وقت حاضرہ کا ٹنگ ہو جائے اور وقت حاضرہ کو پڑھے خصوصاً نمازین
 اوسے روز کی ہوں خصوصاً جو وقت کہ ایک نماز اوس سے فوت ہوئی ہو اگرچہ اوسے روز کی ہو
 بلکہ احوط یہ ہے کہ کسی کام میں مشغول نہ ہو جب تک کہ نماز ایسے نوات کو ادا نہ کرے مگر
 بقدر ضرورت اور جناب سلطان العلماء فرماتے ہیں کہ صورت مرتوبہ میں وسعت وقت
 صلوات قضا اگر ہو تو حاضرہ کی تقدیم جائز ہے اور نوافل پر تقدیم نمازوں قضا کی احوط ہے
 اور قضا کو موافق ادا کیے چاہئے کہ بجائے یعنی اگر سفر میں نمازین قضا ہوئی ہوں تو قصر
 پڑھے اگرچہ حضر میں پڑھے اور جو حضر میں قضا ہوئی ہوں تو تمام پڑھے اگرچہ حضر میں
 پڑھے حاشائے اور اسمین و فائدہ یہ ہے کہ پھلایچ حال تارک
 الصلوات کے جاننا چاہئے کہ اگر کوئی شخص نماز کو حلال جان کر ایک مرتبہ ہی ترک کرے
 ہو تو وہ کافر ہے بلکہ بعض روایات میں وارد ہے کہ مطلقاً کافر ہے۔
 ترک کرے یا حرام جان کر پس اگر کوئی کافر زادہ ہو اور مسلمان ہو جائے اور بعد اسی
 پھر کافر ہو جائے تو اوسے کو حکم کریں گے کہ توبہ کرے پس اگر اوس نے توبہ لی تو توبہ
 اوس کی قبول کریں گے اور اگر توبہ نہ کی تو اوسے کو قتل کریں گے اور اگر مسلمان زادہ ہو اور
 مرتد ہو جائے تو بعض نے کہا ہے کہ اوسے کو قتل کریں گے اور اوسے کو توبہ قبول نہ کریں گے
 اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ درمیان اوسے اور خدا کے توبہ قبول ہے اور عبادت
 اوسے صحیح ہے اگر وہ دعویٰ شبہ کا کرے گا کہ اوسے کے حق میں تحمل ہو تو اوسے دعویٰ کو
 قبول کریں گے مثلاً اسکے کہ تازہ مسلمان ہو یا صحابہ انشین کہ شہر میں کم آیا ہو اور نہ جانتا ہو
 کہ نماز واجب ہے یا یہ کھے کہ غرض میری اس بات سے کہ میں نے کہا کہ نماز واجب نہیں

نماز نافذ ہوتی تو اس عذر کو اوسکے قبول کریں گے اور جو شخص کہ حلال نہ جانکر ترک کرے
 تو گنہگار ہے گناہ کبیرہ مانند کفر کے پس اوسکی عقوبت میں حاکم شرع اول اوسکو
 تعزیر فرمایگا اور اگر بعد تعزیر پر وہ ترک کرے گا تو پھر اوسکو تعزیر کرے گا اور اگر پھر
 ترک کرے گا تو تیسری دفعہ اوسکو قتل کرے گا اور بعض نے فرمایا ہے کہ جو تہی دفعہ
 اوسکو قتل کرے گا وہ **دوسرا** بیچ بیان طہارت مصلین کے پس جاننا
 چاہیے کہ طہارت شرط ہے صحت نماز کی اور بدون طہارت نماز باطل ہے اور
 نجاسات کہ جن سے مصلی کو بچنا چاہیے بنا پر شہور و نشر ہیں اول بول دوم
 غایط اوس حیوان کا کہ جبکہ گوشت نکھالتے ہوں اور خون جہندہ رکھتا ہو
 سوم مٹی اوس حیوان کی کہ خون جہندہ رکھتا ہو اور گوشت اوسکا حرام ہو
 یا **علا** چھپا ر م تیرا اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکھتا ہو خواہ مردہ انسان کا
 خواہ غیر انسان چھپا ر م خون حیوان ذی نفس کا یعنی جو خون جہندہ
 رکھتا ہے خواہ ما کول اللحم ہو یا نہ ہو **چھٹا** شکر گھٹا شکر خوک شکر
 شکر اب انکو جو وقت کہ جوش میں آویسے اور دو ثلث اوسکا مجلیا
 اور جو اگر دو ثلث اوسکا جل جائیگا اور ایک ثلث باقی رہے گا تو وہ پاک ہو جائے گا
دہن کافر پس کافریت پرست یا آتش پرست اور سب صنف اوسکی خواہ کافر
 اصلی ہو یا مرتد نجس ہیں پس مصلی جب تک کہ ان چیزوں سے اجتناب نہ کرے اور
 اپنے بدن اور جامہ کو ظاہر اور پاک نہ کرے گا نماز اوسکی صحیح نہ ہوگی اور دنیا سے مشغول
 الذمہ جائیگا اور تارک اصلو تون میں محسوب ہوگا ساری عبادت اوسکی باطل ہوگی
 اور بنا پر مذہب شیوعہ جیسے بول غایط نجس ہیں کہ اگر بدن یا جامہ کو لگ جائیگا تو پاک

کہ اپنے تین اور اپنے کپڑوں کو پاک کر لیگا نماز اسکی صحیح نہ ہوگی ایسے ہی کانر
 اور شرک اور ہندو بھی ہیں کہ اگر اسکی مس کی ہوئی کوئی چیز بدن پاک ہو گیا تو
 لگ جائیگی تو وہ نجس ہو جائیگا اور جب تک کہ پاک نہ کر لیگا نماز اسکی صحیح نہ ہوگی
 اور دنل نجاسات کا حکم ایک ہے طر حاک ہے پس ایسے اور لوگوں پر کہ ہندو کے
 ہاتھ کی چیز کہ منزلہ بول وغایت کے ہے کہاتے ہیں اور اپنے بدن اور کپڑوں کو
 اور ظروف اور سب گھر کو نجس کرتے ہیں اور اس سے اجتناب اور پرہیز نہیں کرتے
 اور اپنی نماز اور روزے اور وضو اور غسل کو باطل کرتے ہیں اور مرکب حرام
 کہانے کے ہوتے ہیں اس واسطے کہ کھانا انکی مس کی ہوئی چیز کا حرام ہے خدا تعالیٰ
 نے فرمایا ہے کہ **إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ** حکم خدا پر ہی عمل نہیں کرتے اور
 جو لوگ کہ نجس کھاتے ہیں اور انکی دعا بھی قبول نہیں ہوتی اور سو اب اسکے ان برادران
 ایمانی کی عزت اور حرمت ہی جاتی رہی بڑی عزت کی بات ہے کہ شرک
 مثل کتے کے جانین کہ ان کے ہاتھ کی کوئی چیز نہا میں اور ان سے اس قدر اجتناب
 کریں کہ اگر کوئی چیز ان کو دین تو دور سے جیسے کتے کے سامنے پھینک دیے ہیں
 یا خاک روب اور چار چوڑے کے ہاتھ پر رکھ دیتے ہیں اور یہ لوگ دونوں ہاتھ
 پہیلا کر مثل ہنگیوں کے دور سے لیکر مونہہ میں ڈال لیں وایسے برین عزت و حرمت کہ
 حفظ نفسانی کے لئے خوف خدا اور عزت ان کی جاتی رہی ہے خدا ہم سب مومنین کو ایسی
 توفیق اپنے فضل سے عنایت کرے کہ ہم سب ان لوگوں سے مثل ان کے پرہیز کریں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



MAAB 1431

مرکز حیات اسلامی
پتھربلی

maablib.org